بے وقوف بُڑھیا

بہت پرانی بات ہے۔ کسی گاؤں میں ایک بُڑھیا رہتی تھی۔ بڑھیا بڑی کنجوس تھی اور بے وقوف بھی۔ سارا گاؤں اسے لالچی بڑھیا کے نام سے جانتا تھا۔

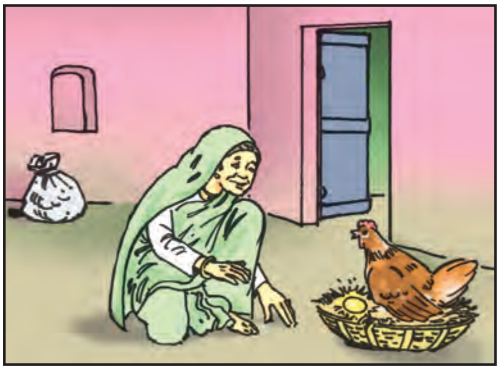

ایک دن ایک عجیب وغریب مرغی اس بڑھیا کے ہاتھ آئی۔ مرغی کیا تھی، سونے کا خزانہ تھا! اس نے جو پہلا انڈا دیا، اسے دیکھ کر بڑھیا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ انڈا دوسری مرغیوں کے انڈوں جیسا نہ تھا بلکہ سونے کا تھا۔ بڑھیا کی تو قسمت ہی کھل گئی!

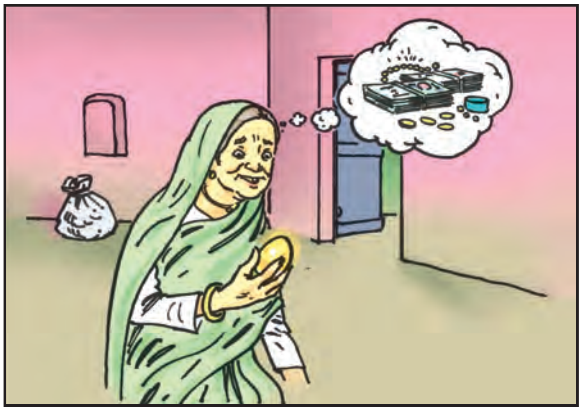

بڑھیا نے انڈا سنار کو دِکھایا۔ سنار بھی اسے دیکھ کر ہکّا بکّا رہ گیا۔ پھر ڈھیر سارے روپے دے کر اس نے انڈا خرید لیا۔ اس کے بعد یہ روز کا معمول ہوگیا۔ مرغی انڈا دیتی اور بڑھیا اسے بیچ کر ڈھیروں روپے لے آتی۔

ایک دن بیٹھے بیٹھے بڑھیا کے جی میں خیال آیا؛ مرغی روز ایک انڈا دیتی ہے، ہو نہ ہو، اس کے پیٹ میں بہت سے انڈے بھرے ہیں۔

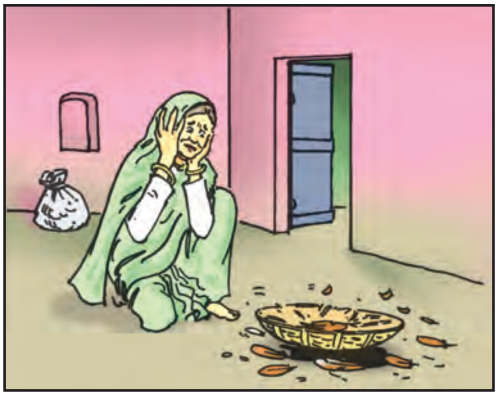

بڑھیا یہ سوچ کر جھنجھلائی کہ کمبخت مرغی سارے انڈے ایک ہی دن میں کیوں نہیں دے دیتی۔ اگر ایسا ہوجائے تو وارے نیارے ہوجائیں!

اس نے سوچا، 'کیوں نہ مرغی کے پیٹ سے سارے انڈے ایک ساتھ نکال لوں؟ کون روز روز انتظار کرے؟'

بس پھر کیا تھا، بڑھیا نے مرغی کو پکڑا اور اس کا پیٹ چاک کر ڈالا۔ مگر یہ کیا! وہاں تو انڈوں کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ بڑھیا نے اپنا سر پیٹ لیا۔ اب تک اس کو ہر دن سونے کا ایک انڈا مل جاتا تھا، اب وہ بھی جاتا رہا۔

بڑھیا اپنی بے وقوفی پر بہت روئی اور پچھتائی۔ اس طرح اُس نے مرغی بھی کھوئی اور سونے کے انڈے بھی۔

(ماخوذ)